امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "فیضانِ نماز" کی ایک قسط بنام

ہفتہ وار رسالہ: 288
WEEKLY BOOKLET: 288

نماز کی برکتیں

صفحات: 17

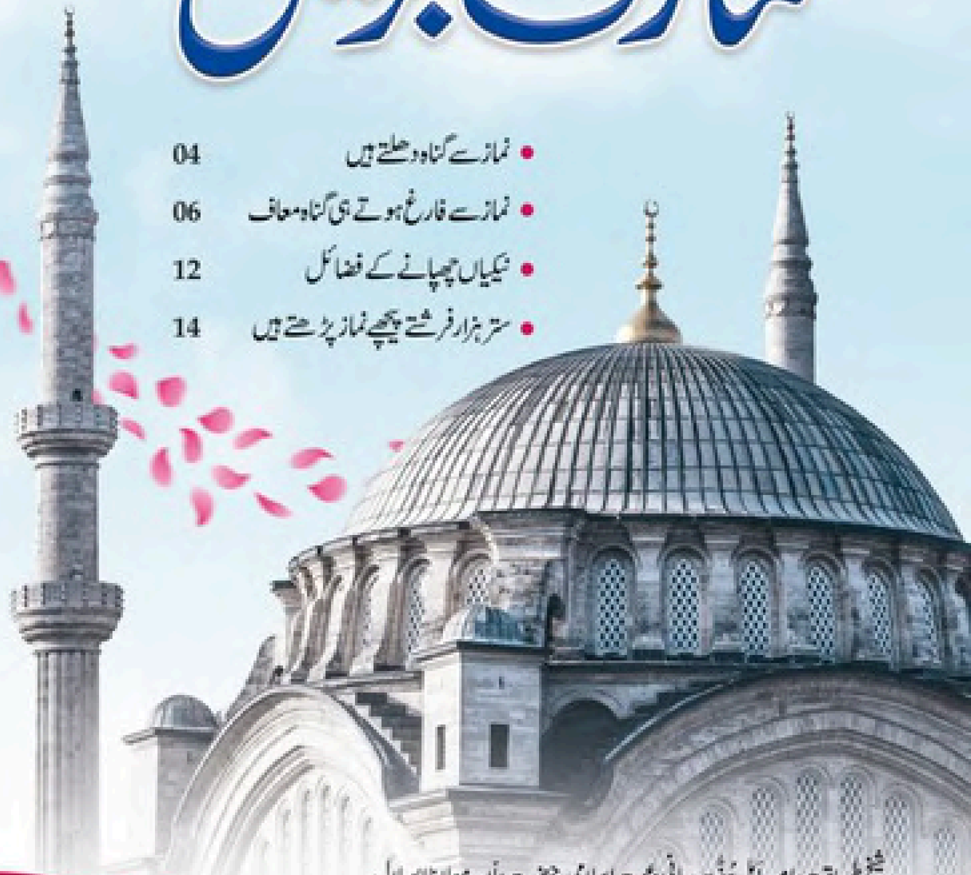

- نماز سے گناہ دھلتے ہیں 04
- نماز سے فارغ ہوتے ہی گناہ معاف 06
- نیکیاں چھپانے کے فضائل 12
- ستر ہزار فرشتے پیچھے نماز پڑھتے ہیں 14

شیخ طریقت، امیر اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(یہ مضمون کتاب "فیضانِ نماز" صفحہ 70 تا 84 سے لیا گیا ہے۔)

نماز کی برکتیں

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جبرائیل (علیہ السّلام) نے مجھ سے کہا کہ اللہ پاک فرماتا ہے: "اے محمد! کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمّتی تم پر ایک سلام بھیجے، میں اُس پر دس سلام بھیجوں؟" (نسائی، ص222، حدیث:1292)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

ایک صاحِب سے جب گناہ ہو گیا

حضرت عبدُ اللہ اِبْنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک صاحب سے ایک (صغیرہ یعنی چھوٹا) گناہ ہو گیا، بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی، اِس پر (پارہ 12، سُوْرَۃُ هُوْد کی) آیت (نمبر 114) نازل ہوئی:

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور نماز قائم رکھو، دِن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حِصّوں میں، بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ نصیحت ہے، نصیحت ماننے والوں کو۔

انہوں نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کیا یہ خاص میرے لیے ہے؟ فرمایا: "میری سب اُمّت کے لیے" (بخاری، 1/196، حدیث:526) (بہار شریعت، 1/435)

www.dawateislami.net

آیت کی تفسیر: اس آیتِ مُقَدّسہ کے تحت صدرُ الْاَفاضِل حضرت علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ دن کے دونوں کناروں سے صبح وشام مراد ہیں، زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے، صبح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر و عصر ہیں اور رات کے حصوں کی نمازیں مغرب وعشا ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص438)(تفسیر نسفی، ص516)

”تفسیرِ صراط الجِنان“ جلد4 صفحہ 511 پر اِسی آیت کے تحت لکھا ہے:(آیتِ کریمہ میں بیان کردہ) نیکیوں سے مراد یا یہی پنج گانہ (یعنی 5 وقت کی) نمازیں ہیں جو آیت میں ذِکر (یعنی بیان) ہوئیں یا اس سے مراد مُطلقاً (یعنی ہر طرح کے) نیک کام ہیں یا اس سے ”سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ“ پڑھنا مراد ہے۔(تفسیر مدارک، ص516)

چھوٹے گناہوں کے لئے کفّارہ بننے والی بعض نیکیاں

اِس آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ (یعنی چھوٹے) گناہوں کے لئے کفّارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں نماز ہوں یا صدقہ (وخیرات) یا ذِکر و اِستِغفار یا اور کچھ۔(تفسیر خازن، 2/375) اَحادیث میں مُتَعَدَّد ایسے اعمال کا بیان ہے جو صغیرہ گناہوں کے لئے کفّارہ (یعنی مِٹنے کا سبب) بنتے ہیں۔ یہاں ان میں سے چند ایک بیان کئے جاتے ہیں:

چار فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

﴿1﴾ پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رَمضان دوسرے رَمضان تک یہ سب اُن گناہوں کے لئے کفّارہ ہیں جو اِن کے درمیان واقع ہوں جب کہ آدمی کبیرہ (یعنی بڑے) گناہوں سے بچے۔(مسلم، ص118، حدیث:552) ﴿2﴾ جس نے رَمضان کا روزہ رکھا اور اُس کی حُدود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اُس سے بچا تو جو پہلے کر چکا ہے اُس

کا کفّارہ ہو گیا۔ (شعب الایمان،3/310،حدیث :3623) ﴿3﴾ عمرے سے عمرے تک اُن گناہوں کا کفارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حجِ مَبرور کا ثواب جنّت ہی ہے۔(بخاری، 1/586،حدیث:1773) ﴿4﴾ جس نے علم تلاش کیا تو یہ تلاش اس کے پچھلے گناہوں کا کفّارہ ہو گی۔ (ترمذی،4/295،حدیث:2657)

”کفّارہ“ سے کیا مُراد ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ چاروں حدیثوں میں لفظ”کفّارہ“ آیا ہے، یہاں اِس سے مراد ہے:”چھوٹے گناہوں سے مُعافی مل گئی۔“بے شک نماز نہایت عظیم الشان عِبادت ہے،اِس کی برکت سے صرف و صرف بدنصیب لوگ ہی محروم رہ سکتے ہیں۔ نماز جہاں ایک طرف ڈھیروں ثواب کمانے کا ذریعہ ہے تو دوسری طرف اِسے ادا کرنے سے صغیرہ(یعنی چھوٹے)گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے۔

حضرت عثمان نے وضو کرکے فرمایا

تابِعی بُزرگ حضرتِ حارِث رحمۃُ اللہِ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ ایک دن تشریف فرما تھے اور ہم بھی بیٹھے تھے کہ مؤَذِّن صاحب آ گئے، حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نے پانی منگوا کر وُضو کیا، پھر فرمایا کہ میں نے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اِسی طرح وُضو کرتے دیکھا ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے بھی سنا کہ جو شخص میرے اِس وُضو کی طرح وُضو کرے پھر وہ ظہر کی نماز پڑھ لے تو اللہ پاک اس کے گناہوں کو مُعاف فرمادیتا ہے یعنی وہ گناہ جو فجر کی نماز اور اس ظہر کی نماز کے درمیان ہوئے ہوں، پھر جب عصر کی نماز پڑھتا ہے تو ظہر و عصر کے مابَین (یعنی بیچ) کے گناہوں کو مُعاف فرمادیتا ہے، پھر جب مغرب کی نماز پڑھتا ہے تو عصر و مغرب

www.dawateislami.net

کے درمیان کے گناہوں کو معاف فرمادیتاہے، پھر عشا کی نماز پڑھتاہے تو اس کے اور مغرب کے درمیان کے گناہوں کو معاف فرمادیتاہے، پھر ہو سکتاہے کہ رات بھر وہ لیٹ کر ہی گزار دے اور پھر جب اُٹھ کر وضو کرے اور فجر کی نماز پڑھے تو عشاو فجر کے بیچ کے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے اور یہی وہ نیکیاں ہیں جو بُرائیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔

(الاحادیث المختارۃ، 1/450، حدیث:324)

نماز سے گُناہ دُھلتے ہیں

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: اگر تم میں سے کسی کے صحن میں نَہر ہو، وہ اس میں ہر روز پانچ بار غُسل کرے تو کیا اُس پر کچھ مَیل رہ جائے گا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "نماز گناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے جیسا کہ پانی میل کو دھوتا ہے۔"

(ابن ماجہ، 2/165، حدیث:1397)

عیسیٰ علیہ السّلام اور مَیلا پرِندہ (حکایت)

حضرت عیسیٰ روحُ اللہ علیہ السّلام ایک بار سمندر کے کنارے کنارے تشریف لئے جا رہے تھے۔ آپ علیہ السّلام نے ایک پرِندہ دیکھا جو کہ سمندر کی کیچڑ میں لوٹ پوٹ ہو رہا تھا اور اس سبب سے اس کا بدن مَیلا ہو گیا۔ پھر وہ وہاں سے نکل کر سمندر میں نہانے لگا جس سے وہ پھر صاف ہو گیا، یہی عمل اُس نے پانچ مرتبہ کیا۔ حضرتِ عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السّلام کو اِس کام سے تعجب ہوا، حضرت جبرائیل (علیہ السّلام) نے آپ کو حیرت زَدہ دیکھ کر کہا: یہ جو آپ کو دِکھایا گیا ہے یہ حضرت مُحمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت کے نمازیوں کی مثال اور یہ کیچڑ اُن کے گناہوں کی مثال اور سمندر میں نہانا پانچ نمازوں کی مثال ہے۔(نزہۃ المجالس ،

www.dawateislami.net

1/145 ملخصاً)یعنی جس طرح یہ کیچڑ میں لوٹا اور نہا کر پاک وصاف ہو گیا اِسی طرح حضرت مُحمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت کے گُناہ گار اِن پانچ نمازوں کی وجہ سے اپنے گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیں گے۔

اے عاشقانِ نماز! ہماری کِس قدر خوش قسمتی ہے کہ اللہ کریم نے ہم پر نماز فرض فرمائی اور بہت سارا ثواب عطا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی احسان فرمایا کہ وہ نماز کی برکت سے ہمارے گناہ بھی مُعاف فرمادیا کرتا ہے۔ اللہ ربُّ العزّت کی رحمت کے اِس خزانے کو جو نہ لُوٹے وہ کس قدر مَحروم و بدنصیب ہے۔ یہ یاد رہے کہ نمازوں سے جہاں جہاں گناہ مُعاف ہونے کا تَذکِرہ ہے اس سے مراد صَغیرہ (یعنی چھوٹے) گناہ ہیں، کَبیرہ (یعنی بڑے) گناہ توبہ سے مُعاف ہوتے ہیں۔

پڑھ کر نماز ساتھ لو سامانِ آخرت محشر میں کام آئے گی اے بھائیو! نماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

گناہ اِس طرح جھَڑتے ہیں جس طرح....

نمازی کس قدر خوش نصیب ہے کہ وہ نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ دھڑا دھڑ جھڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرتِ ابو ذَر غِفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سردیوں کے موسم میں تشریف لے گئے اور درختوں کے پتّے جھڑتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک دَرخت کی دو شاخیں پکڑ کر اُنہیں ہلایا، ان سے پتے جھڑنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: لَبَّیْكَ ! یارَسُولَ اللہ! یعنی میں حاضر ہوں اے اللہ پاک کے رسول! ارشاد فرمایا: ”جب کوئی مسلمان اللہ پاک کی رِضا (یعنی خوشی) کے لئے نماز پڑھتا ہے اُس سے گناہ اِس طرح گِرتے

www.dawateislami.net

ہیں جیسے درخت سے پتّے جھڑتے ہیں۔“(مسند امام احمد،8/133،رقم:21612)

دوسروں کے دَرَخت کے پتّے جھاڑنے کے مسائل

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کردہ حدیثِ پاک کے اِس حصے(سردیوں کے موسم میں تشریف لے گئے)کے تحت لکھتے ہیں: مدینۂ منوَّرہ سے باہر کسی جنگل میں اور یہ موسم خزاں کا تھاجب کہ شاخیں ہلانے سے پتے جھڑ جاتے ہیں اور ویسے بھی پَت جَھڑ ہوتا رہتا ہے۔ حدیث شریف کے اس حصے (دَرخت کی دو شاخیں پکڑ کر اُنہیں ہلایا) کے تحت فرماتے ہیں: غالباً یہ درخت کوئی جنگل کا خود رَو(یعنی خود بخود اُگ جانے والا) تھا جس کے پھل پھول پتے ہر راہ گیر(یعنی راستے میں گزرنے والا) توڑ سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ درخت آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اپنا ہو یا کسی ایسے شخص کا ہو جو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس عمل شریف سے راضی ہو،ورنہ دوسرے کے درخت سے بِلا اجازت پتّے وغیرہ جھاڑنا ممنوع ہے۔ حدیثِ مبارک کے اس حصّے(گناہ اِس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتّے جھڑتے ہیں) کے تحت ہے:یعنی اِخلاص کی نماز موسمِ خزاں کی اُس تیز ہوا کی طرح ہے جو پَت جھاڑ کر دیتی (یعنی پتے گِرا دیتی) ہے (مزید فرماتے ہیں) یہاں (گِر جانے یعنی مُعاف ہونے والے) گناہوں سے صغیرہ(یعنی چھوٹے) گناہ مُراد ہیں۔(مراٰۃ المناجیح،1/367)

نماز سے فارِغ ہوتے ہی گُناہ مُعاف ہو جاتے ہیں

سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ والا شان ہے:”جس وقت مسلمان نماز پڑھتا ہے تو اُس کے گناہ اُس کے سر پر رکھے جاتے ہیں،جب یہ سجدے میں جاتا ہے تو سارے گناہ گِر جاتے ہیں،نمازی جب نماز سے فارِغ ہوتا ہے تو گناہوں سے پاک صاف ہو چکا ہوتا ہے۔“(معجم کبیر،6/250،حدیث:6125)

www.dawateislami.net

دو رَکعت پڑھنے سے تَمام صغیرہ گُناہ مُعاف

حضرت زید بن خالد جُہَنِی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، مصطفٰے جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”جو دو رَکعت نماز پڑھے اور اُن میں سَہو (یعنی بھُول) نہ کرے تو جو کچھ پیشتر (اس سے پہلے) اُس کے (صغیرہ) گناہ ہوئے ہیں اللہ پاک مُعاف فرمادیتا ہے۔“

(مسند امام احمد، 8/162، حدیث:21749)

جو گُناہ کئے تھے نَماز کی بَرکت سے مُعاف

حضرت ابو اَیُّوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جس نے وُضو کیا جیسا حکم ہے اور نماز پڑھی جیسی نماز کا حکم ہے، تو جو کچھ پہلے کیا ہے مُعاف ہو گیا۔ (ابن ماجہ، 2/164، حدیث:1396)

تَذکِرۂ حضرت ابو ایُّوب انصاری رضی اللہ عنہ

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! ابھی آپ نے جو حدیثِ پاک سنی اس کے راوی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مشہور صحابی، میزبانِ رسول حضرت ابو ایُّوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ اپنے پیارے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں رسولِ ذیشان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”میرے صحابہ کو بُرا نہ کہو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اُحُد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے تو میرے صحابہ میں سے کسی ایک کے نہ مُد کو پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی مُد کے آدھے کو۔“ (بخاری، 2/522، حدیث:3673) شرحِ حدیث: یعنی میرا صحابی قریباً سوا سیر جَو خیرات کرے اور اُن کے علاوہ کوئی مسلمان خواہ غوث وقُطب ہو یا عام مسلمان پہاڑ بھر سونا خیرات کرے تو اُس کا سونا قُربِ الٰہی اور قبولیت میں صحابی کے سوا سیر جَو کو نہیں پہنچ سکتا، یہی حال روزہ، نماز اور ساری عبادات کا ہے، جب مسجدِ نبوی

www.dawateislami.net

کی نماز دوسری جگہ کی نمازوں سے 50 ہزار گُنا ہے تو جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا قُرب اور دیدار پایا اُن کا کیا پوچھنا اور اُن کی عبادات کا کیا کہنا! اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضراتِ صحابہ (علیہمُ الرّضوان) کا ذِکر ہمیشہ خیر سے ہی کرنا چاہیے، کسی صحابی کو ہلکے لفظ سے یاد نہ کرو، یہ حضرات وہ ہیں جنہیں رب نے اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی صحبت کے لیے چنا، مہربان باپ اپنے بیٹے کو بُروں کی صحبت میں نہیں رہنے دیتا تو مہربان رب اپنے نبی (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو بروں کی صُحبت میں رہنا کیسے پسند فرماتا۔! (مراٰۃ المناجیح، 8/335 ملخصا) صحابۂ کرام کی فضیلت صرف مصطفٰے جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صحبت اور وحی کا زمانہ پانے کی وجہ سے تھی، اگر ہم میں سے کوئی 1000 سال عمر پائے اور تمام عمر اللہ پاک کی فرماں برداری کرے اور نافرمانی سے بچے بلکہ اپنے وقت کا سب سے بڑا عابِد (یعنی عبادت گُزار) بن جائے تب بھی اس کی عبادت نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صحبت کے ایک لمحے کے برابر بھی نہیں ہو سکتی۔ (مرقاۃ المفاتیح، 6/286، تحت حدیث: 4699)

نام اور کُنیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مدینۂ مُنوّرہ میں حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی میزبانی (Hospitality) کا شرف حاصل کرنے والے سب سے پہلے خوش نصیب حضرت ابو اَیُّوب انصاری رضی اللہُ عنہ تھے۔ آپ کا اصل نام خالد بن زید تھا جبکہ کُنیت ابو ایوب تھی۔ ہجرت سے قبل نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک ہاتھ پر بیعت کرنے والے تقریباً 70 خوش نصیب حضرات میں آپ بھی شامل تھے۔ (طبقات ابن سعد، 3/368، 369)

بے مثال ادبِ مصطفٰے

حضرت ابو اَیُّوب انصاری رضی اللہُ عنہ اپنے ہر انداز سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

www.dawateislami.net

کے لئے بے پناہ ادب و احترام اور عقیدت و جاں نِثاری کا مُظاہرہ کرتے، حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے آپ نے پہلے پہل اوپر کی منزل پیش کی مگر تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (ملاقاتیوں کی آسانی کا لحاظ فرماتے ہوئے) نیچے کی منزل کو پسند فرمایا۔ ایک مرتبہ مکان کے اُوپر کی منزل پر پانی کا گھڑا ٹوٹا تو فوراً اپنا لحاف ڈال کر سارا پانی اُس میں خشک کر لیا گھر میں ایک ہی لحاف موجود تھا جو کہ اب گیلا ہو چکا تھا مگر یہ گوارا نہ کیا کہ پانی بہہ کر نیچے کی منزل میں چلا جائے اور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کچھ تکلیف پہنچے۔

(سیرت ابن ہشام، ص199)

کہیں بے ادبی نہ ہو جائے

حضرت ابو اَیُّوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان کے ہاں (بطورِ مہمان) نچلی منزل میں ٹھہرے اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہُ عنہ اوپر کی منزل میں تھے، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہُ عنہ کے دل میں ایک رات خیال آیا کہ ہم رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سرِ انور کے اوپر (چھت پر) چل رہے ہیں، یہ خیال آتے ہی آپ ایک جانب ہٹ کر سو گئے، پھر نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عرض کی۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "نچلی منزل میں زیادہ سہولت ہے۔" حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: میں اس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ تشریف فرما ہوں۔ تب آقائے دو عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اوپر کی منزل پر تشریف لے آئے اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہُ عنہ نچلی منزل میں آ گئے۔ (مسلم، ص874، حدیث: 5358)

برتن سے برکتیں لیتے

حضور رحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کیلئے آپ رضی اللہُ عنہ کھانا بھیجتے اور جب برتن

www.dawateislami.net

واپس آتے تو پوچھتے کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک اُنگلیاں کس جگہ سے لگی ہیں؟ بَرَکت حاصِل کرنے کے لئے پاکیزہ انگلیاں لگی ہوئی جگہ سے لُقمہ اُٹھاتے اور کھانا کھاتے۔ (مسند احمد، 9/35، حدیث:23576)

دُعائے مصطفٰے

حضرت ابو اَیُّوب انصاری رضی اللہُ عنہ نے ایک بار سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مکانِ عالی شان پر رات بھر پَہرہ دیا، صبح ہوئی تو دعائے مصطفٰے یوں ملی: ”اے اللہ! تو ابو ایوب کو اپنے حِفظ واَمان میں رکھ جس طرح اس نے میری نگہبانی کرتے ہوئے رات گزاری۔“ (سیرت ابن ہشام، ص442)

اللہ تم سے ہر ناپسندیدہ بات دُور کردے

حضور سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک مرتبہ صَفا و مَروہ کی سعی فرمارہے تھے کہ داڑھی مبارک پر ایک پَر گرا، حضرت ابو اَیُّوب انصاری رضی اللہُ عنہ تیزی سے آگے بڑھے اور داڑھی مبارک سے اُس پَر کو لے لیا۔ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کو دُعادی: اللہ پاک تم سے ہر ناپسندیدہ بات دور کردے۔
(معجم کبیر، 4/172، حدیث:4048)

انتقالِ باکمال

حضرت ابو اَیُّوب انصاری رضی اللہُ عنہ جب مبارک زندگی کے آخری دنوں میں سخت بیمار ہوگئے تو مجاہدینِ اسلام سے فرمایا: مجھے میدانِ جنگ میں لے جانا اور اپنی صفوں میں لٹائے رکھنا، جب میرا انتقال ہوجائے تو میری لاش کو قلعے کی دیوار کے قریب دَفن کردینا۔ چنانچہ سن 51 ہجری میں دورانِ جہاد آپ رضی اللہ عنہ کو قُسْطُنْطِیْنِیَّہ کے قلعے کی دیوار کے

www.dawateislami.net

قریب دَفن کر دیا گیا۔ ابتدا میں اندیشہ تھا کہ شاید نصرانی قبرِ مبارک کو کھود ڈالیں مگر ان پر ایسی ہَیبت طاری ہوئی کہ مزارِ اقدس کو ہاتھ بھی نہ لگا سکے اور یقیناً یہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مبارک دعا کا اثر تھا کہ آپ زندگی بھر مصیبتوں اور غموں سے محفوظ رہے۔ اور بعدِ وفات بھی صدیوں تک نصارٰی آپ کی قبرِ مبارک کی حفاظت اور نگرانی کرتے رہے حتّٰی کہ قُسْطُنْطِیْنِیَّہ پر مسلمانوں نے فتح کا جھنڈا گاڑ دیا۔ آج بھی ترکی حکومت کے زیرِ خدمت آپ رضی اللہ عنہ کا مزارِ اقدس اسی آن بان اور شان کے ساتھ آنے والوں کے دلوں میں سُرور اور آنکھوں میں ٹھنڈک کا سامان لئے ہوئے ہے۔(کرامات صحابہ، ص182 ماخوذاً)

مزار شریف کی برکت

قَحط سالی کے زمانے میں لوگ حضرت ابو اَیُّوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر حاضر ہو کر بارش طلب کرتے تو اللہ پاک آپ کے طُفیل بارش برسا دیتا۔(طبقات ابن سعد، 3/370) اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

ابو ایّوب کا صدقہ، الٰہی! مغفرت فرما ہمیں دونوں جہانوں کی عنایت عافیت فرما

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اِخلاص کے ساتھ دو رکعت پڑھنے والا جہنّم سے آزاد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: جو تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے کہ اللہ پاک اور اُس کے فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے اُس کے لیے جہنم سے براءَت (یعنی آزادی) لکھ دی جاتی ہے۔(کنزالعمال،4/125، حدیث:19015)

نیکیاں چھپانے کے فضائل

(4 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم)

اے عاشقانِ نماز! بندے کو چاہیے کہ وہ جس قدر ہو سکے اپنی نیکیاں چھپائے۔ اپنے نفل روزہ، نماز، حج وعمرہ، صدقہ و خیرات، دینی خدمات وغیرہ کا بلاوجہ ڈھنڈورا نہیں پیٹنا چاہیے۔ 4 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ﴿1﴾ آدمی کا ایسی جگہ نفل پڑھنا جہاں لوگ اُسے نہ دیکھتے ہوں، لوگوں کے سامنے ادا کی جانے والی 25 نمازوں کے برابر ہے۔ (کنز العمال، 12/3) ﴿2﴾ پوشیدہ (یعنی چھپا کر دیا جانے والا) صَدَقہ رب کے غضب کو بجھاتا ہے۔ (معجم کبیر، 19/421، حدیث: 1018) ﴿3﴾ پوشیدہ (چُھپ کر کیا جانے والا) عمل اعلانیہ عمل سے 70 گُنا افضل ہے۔ (مسند فردوس، 3/129، حدیث: 4348) ﴿4﴾ پوشیدہ (چُھپ کر کیا جانے والا) عمل اعلانیہ عمل سے افضل ہے۔

(مسند فردوس، 2/347، حدیث: 3572) (جہنم میں لے جانے والے اعمال، 1/176 مختصراً)

بنا دے مجھ کو الٰہی خلوص کا پیکر ۔۔۔ قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یا رب

(وسائل بخشش، ص 78)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حج کرنے والے مُحرِم جیسا ثواب

حضرت اَبو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو طہارت (یعنی وضو یا غسل) کر کے اپنے گھر سے فرض نماز کے لیے نکلا اُس کا اَجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے مُحرِم (یعنی اِحرام باندھنے والے) کا اور جو چاشت کے لیے نکلا اُس کا اَجر عمرہ کرنے والے کی مِثل ہے اور ایک نماز سے دوسری نماز تک کہ دونوں کے

www.dawateislami.net

درمیان میں کوئی لَغْوِیات نہ ہوں، عِلِّیِّیْن (عِلْ ۔لی ۔یِین) میں لکھی جاتی ہے (یعنی دَرَجۂ قبول کو پہنچتی ہے)۔(ابوداود،1/231،حدیث:558)(بہارِ شریعت،1/438)

مَولیٰ کا دروازہ کھٹکھٹانا

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ عبدُاللہ بن عبّاس رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے: تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: انسان نماز کے دَوران گویا بادشاہ کے دروازے پر دستک دے (یعنی Knock کر) رہا ہوتا ہے اور جو شخص ہمیشہ کسی بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے تو وہ کبھی نہ کبھی کُھل ہی جاتا ہے۔(مسندِ فردوس،1/201،حدیث:760)

مجھے غسل کا پتا ہی نہ تھا

اے عاشقانِ نماز! دل لگے یا نہ لگے خوب نمازیں پڑھے جایئے، اِن شآءَ اللہ ایک نہ ایک دن ہماری نمازیں خُشوع و خُضوع کے نور سے مَعْمور ہو ہی جائیں گی۔ آیئے ایک "مَدَنی بہار" سنتے ہیں: پھول نگر (پتّوکی، پنجاب) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے سے پہلے نمازیں ترک کرنے ، ماں باپ کی نافرمانی کرنے اور فلمیں ڈرامے دیکھنے کے عادی تھے، خود ان کا کہنا ہے کہ "مجھے غسل کا پتا ہی نہ تھا حالانکہ میری عمر 16 سال ہو چکی تھی۔" ان پر اللہ پاک کا کرم یوں ہوا کہ ان کے محلے کے اسلامی بھائی نے ان کو رَمضان شریف کے آخری عشرے کا اِعتِکاف عاشقانِ رسول کی صحبت میں کرنے کی ترغیب دلائی، مدنی مرکز فیضانِ مدینہ انور ٹاؤن پھول نگر میں اِعتِکاف کرنے پہنچے تو وہاں کا ماحول انہیں اچھا لگا اور انہوں نے وہاں غسل کرنے کا طریقہ اور دیگر شرعی مسائل بھی سیکھے اور گناہوں سے توبہ کرلی۔ دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتے کرتے انہیں

www.dawateislami.net

حلقہ سطح پر مَدَنی قافلہ ذِمّے دار بننے کی سعادت بھی ملی۔

بھائی گر چاہتے ہو ”نمازیں پڑھوں“ مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں میں تمنّا ہے ”آگے بڑھوں“ مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
(وسائلِ بخشش، ص640)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

سَتَّر ہزار فِرِشتے پیچھے نماز پڑھتے ہیں

حضرت خالد بن مَعْدَان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے سُنا ہے کہ اللہ پاک تین آدمیوں کے بارے میں فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے: ﴿1﴾ ایک وہ آدمی جو چَٹْیَل (چَٹْ۔یَل یعنی ہموار) میدان میں اَذان و اِقامت کہہ کر اکیلا نماز پڑھتا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: میرے بندے کو دیکھو! جو تنہا نماز پڑھ رہا ہے، میرے سوا اسے کوئی نہیں دیکھ رہا، جاؤ! سَتَّر ہزار فِرِشتے اُس کے پیچھے نماز ادا کرو ﴿2﴾ دُوسرے اُس آدمی پر جو رات کو اُٹھ کر اکیلے میں نماز پڑھتا ہے، سجدے میں جائے اور اِس حالت میں (اگر اِتّفاق سے) نیند آجائے تو اللہ پاک فرماتا ہے: میرے بندے کو دیکھو! اس کی رُوح میرے پاس اور جسم میری بارگاہ میں سجدے میں ہے ﴿3﴾ تیسرے اُس آدمی پر جو زوروں کی جَنگ میں ثابت قدم رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ (تنبیہ الغافلین، ص290)

اَذان دے کر تنہا نماز پڑھنے والا چَرواہا

اے عاشقانِ نماز! اِس حدیثِ پاک سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اکیلے نماز پڑھنا جماعت سے نماز پڑھنے کے مقابلے میں افضل ہے، ہرگز ایسا نہیں۔ یہ فضیلت تو ایسے جنگل، بیابان اور پہاڑ وغیرہ کے لیے ہے کہ جہاں بندہ تنہا ہو اور کوئی ایسی مسجِد بھی نہیں کہ جس میں جا

www.dawateislami.net

کر باجماعت نماز ادا کرسکے، اِس کی تائید میں "سُنَنِ اَبُو داوٗد" کی ایک حدیثِ مبارکہ پیش کی جاتی ہے چنانچہ حضرتِ عُقبہ بن عامِر رضی اللہُ عنہ کہتے ہیں، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "تمہارا رب اُس بکری کے چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر ہو، نماز کی اذانیں دے اور نماز پڑھے۔ اللہ پاک فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو دیکھو! اذان دیتاہے اور نماز قائم کرتاہے اور مجھ سے ڈرتاہے، بے شک میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اِس کو جنّت میں داخِل کروں گا۔" (ابوداود، 2/7، حدیث: 1203)

شرحِ حدیث: حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ "مراٰۃ" جلد اوّل صفحہ 415 پر فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ نمازِ پنج گانہ کے لیے اَذان بہرحال دے اگرچہ جنگل میں اکیلے نماز پڑھے۔" (صاحبِ) مرقات" نے فرمایا کہ اذان کی بَرَکت سے جنات و فرشتے بھی اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اسے جماعت کا ثواب ملتاہے۔ تکبیر میں اختلاف ہے مگر حق یہ ہے کہ تکبیر بھی کہے کیونکہ اَذان و تکبیر میں نماز کی اِطّلاع کے علاوہ اور بہت سے فائدے ہیں۔ حدیثِ پاک کے اِس حصّے (اللہ پاک فرماتا ہے) کے تحت لکھتے ہیں: (حضرت علامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:) (مطلب یہ کہ) فرشتوں سے اَنبیا و اَوْلیا کی روحوں سے (مرقاۃ، 2/360، تحت الحدیث: 665 ماخوذاً) بلکہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بھی (اللہ پاک فرماتا ہے)۔ اور اس حصّے (میرے اس بندے کو دیکھو!) کے تحت لکھتے ہیں: معلوم ہوا کہ فرشتوں اور نبیوں وَلیوں کی روحوں میں یہ طاقت ہے کہ ایک جگہ رہ کر سارے عالَم کو دیکھ لیں کہ پروردگار ان سے فرماتا ہے: "اِس پہاڑ پر چُھپے بندے کو دیکھو!"

ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی گنتی کے برابر نیکیاں

حضرت علامہ سیّد محمود احمد رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی کتاب "مسائلِ نماز" میں لکھتے

www.dawateislami.net

ہیں: نماز میں سات آسمان کے فرشتوں کی عبادت ہے، آسمانِ اوّل (1) کے (فرشتے) قیام میں (یعنی کھڑے) ہیں، آسمانِ دُوُم (2) کے رُکوع میں، سِوُم (3) کے سجدے میں، چہارُم (4) کے قعدے میں، پَنْجُم (5) کے تسبیح (یعنی پاکی بیان کرنے) میں، چھٹے (6) کے تَہلیل (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے وِرد) میں، ساتویں (7) کے تَمجید (یعنی اللہ پاک کی بُزرگی اور تعریف بیان کرنے) میں۔ جب مومن آدَمی دو رَکعت نماز مذکورہ اَفعال واَذکار (یعنی بتائے ہوئے طریقے اور پڑھنے والی چیزوں) سے ادا کرتا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: "اس کے اعمال نامے میں سات آسمان کے فرشتوں کی گنتی کے مطابق نیکیاں لکھو۔" امام نَجمُ الدِّین عمر نَسَفِی رحمۃُ اللہِ علیہ "خصائل" میں فرماتے ہیں کہ زمینوں کو بھی اس پر قیاس (یعنی اندازہ) کرنا چاہیے، درخت اور مینار اور پہاڑ قیام میں ہیں اور چارپائے (یعنی چار پاؤں والے جانور) رُکوع میں اور حشراتُ الْاَرْض (یعنی زمین سے اُٹھنے والے مثلاً کیڑے مکوڑے) سجدے میں اور دیواریں اور ٹیلے اور کاہ (یعنی سوکھی گھاس) اور ریگ (یعنی ریت) وغیرہ قعدے میں۔ قرآنِ کریم کی آیتِ کریمہ اسی دلیل پر ہے: ﴿وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ﴾ (پ15، بنی اسرائیل: 44) "ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور کوئی چیز نہیں جو اسے سَراہتی ہوئی اُس کی پاکی نہ بولے، ہاں تم اُن کی تسبیح نہیں سمجھتے۔" (مسائل نماز، ص26 ملخصاً)

پڑھتے رہو نماز خدا ہی کے واسطے! کیسی فضیلتیں ہیں نمازی کے واسطے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ پاک! ہمیں تمام تر ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ نمازیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

سب عطر و پھول ہوں گے نچھاور پسینے پر خوشبو میں جب بسائے گی اے بھائیو! نماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

ہر عبادت سے بَرتَر عبادت نماز

ہر عبادت سے بَرتَر عبادت نَماز ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نَماز
قلبِ غمگیں کا سامانِ فَرحت نَماز ہے مریضوں کو پیغامِ صِحَّت نَماز
نارِ دوزخ سے بے شک بچائے گی یہ رب سے دلوائے گی تم کو جنَّت نَماز
پیارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ قلبِ شاہِ مدینہ کی راحت نَماز
بھائیو! گر خُدا کی رِضا چاہیے آپ پڑھتے رہیں باجماعت نَماز
آؤ مسجِد میں جُھک جاؤ رب کے حُضُور تم کو دلوائے گی حق سے رِفْعَت نَماز
اے غریبو! نہ گھبراؤ سجدے کرو دے گی برکت، مٹائے گی غُربَت نَماز
صبر سے اور نَمازوں سے چاہو مدد پوری کروائے ہر ایک حاجت نَماز
خوب نفلوں کے سجدوں میں مانگو دعا پوری کروائے گی رب سے حاجت نَماز
کیوں نَمازی جہنّم میں جائے بھلا! اس کو دِلوائے گی باغِ جنَّت نَماز
جو مسلمان پانچوں نَمازیں پڑھیں لے چلے گی انہیں سوئے جنَّت نَماز
ہو گی دنیا خراب آخِرت بھی خراب بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نَماز
بے نَمازی جہنّم کا حقدار ہے بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نَماز
قبر میں سانپ بچھو لپٹ جائیں گے بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نَماز
سہہ سکو گے نہ دوزخ کا ہرگز عذاب بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نَماز
دیکھو! اللہ ناراض ہو جائے گا بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نَماز
یاخُدا تجھ سے عطّاؔر کی ہے دُعا مصطَفٰے کی پڑھے پیاری اُمَّت نَماز

(وسائلِ فردوس، ص 22-23)

www.dawateislami.net

نمازِ باجماعت کے بعد دعائے حاجت قبول ہے

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جب بندہ باجماعت نماز پڑھے پھر اللہ پاک سے اپنی حاجت (یعنی ضرورت) کا سوال کرے تو اللہ پاک اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ بندہ حاجت پوری ہونے سے پہلے واپس لوٹ جائے۔

(حلیۃ الاولیاء، 7/299، حدیث: 10591)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net